وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (حدیث)

جدید فرقہ اشاعتی کے

تخیّلات و نظریات

اور

۱۲۵ سوالات

کل تعداد

۳۰۵ سوالات

از افادات:

محقق العصر، استاذ العلماء
حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبدالمعید رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:
جناب قاری محمد عاصم حنفی

یا اللہ مدد

خلافت راشدہ
حق چار یارؓ

مسلک اکابر علماء دیو بند
زندہ باد

روضہ رسول ﷺ کے متعلق
جدید فرقہ اشاعتی کے

تخیّلات و نظریات

اور

تیسری قسط

125 سوالات

کُل تعداد

305 سوالات

مصدقہ

مائد دیو بندیت
شیخ طریقت، رہبر شریعت،
مجدد دوراں شیخ المشائخ
حضرت مولانا خواجہ خان محمد
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان خانقاہ سراجیہ

مرتبہ

قاری محمد عاصم حنفی
صدر بزم قاسمی سرگودھا

از افادات

محقق العصر استاذ العلماء
حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبدالمعید صاحب مدظلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر 1 سرگودھا

شائع کردہ: تحریک خدام اہل سنت والجماعت و بزم قاسمی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حرفِ چند)

حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبدالمعید رحمۃ اللہ علیہ سرگودہا

وفات: ۱۵ رستمبر ۲۰۱۵ء

آپ نے ''جدید فرقہ اشاعتی کے تخیلات ونظریات'' تیسرا حصہ شائع کیا جس میں اشاعۃ التوحید والسنہ کے حضرات سے مزید ۱۲۵ سوالات کیے۔ پہلے دو حصوں میں شامل ایک ۱۸۰ سولات کے ساتھ کل سوالات کی تعداد ۵۰۴ ہوگئی۔ اس رسالہ کو بھی اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

قارئین کرام! اس سے قبل رسالہ تخیلات ونظریات کی دو قسطوں کا مطالعہ آپ نے کرلیا ہوگا، اب بحمد للہ تیسری قسط آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پہلی دو قسطوں میں نمایاں بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ ان میں مولانا بندیالوی صاحب کے رسالہ حیات النبی کے ٹائیٹل سے لے کر (ص ۳) تک کے تقریباً ہر ہر جملے پر حضرت استاذ المکرم نے بڑی سخت گرفت کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ تاحال مولانا مذکور کے رسالے کا (ص ۳) تک کوئی جملہ بھی صحیح نہیں ہے۔ بعض تو صرفی ونحوی قواعد ہی کے خلاف ہیں اور بعض ایسے مہمل ومجمل ہیں کہ جن سے ان کا مدعا ہی ثابت نہیں ہوتا اور بعض جملے ایسے ہیں کہ جن کو مولانا بندیالوی صاحب نے بڑے جوش وخروش سے لکھ کر اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

مگر جب ہم نے حقیقت سے پردہ چاک کیا تو وہ جملے بھی بندیالوی صاحب کے لئے وبال جان بن گئے۔ نیز! دوسری نمایاں بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے ہر جملے کی گرفت کے بعد سوالات بھی پیش کئے ہیں کہ ان کے جوابات اہل علم حضرات سے لے کر اکھٹے کریں اور لکھیں۔ پھر تمام جوابات کا بغور مطالعہ کریں تو مولانا بندیالوی صاحب کی جعل سازی وجہالت اور ہماری گرفت وصداقت سورج کی روشنی سے بھی نمایاں نظر آئے گی۔

تیسری قسط میں بھی اسی انداز کو ملحوظ رکھا گیا ہے، پہلی دو قسطوں میں آپ نے ایک سو اسی ۱۸۰ سوالات ملاحظہ کئے ہیں۔ اب تیسری قسط میں ایک سو پچیس ۱۲۵ سوالات کا مزید اور اضافہ کردیا گیا ہے۔ اب سوالات کی کل تعداد تین سو پانچ ۳۰۵ ہوچکی ہے۔ یہ سب اللہ رب العزت کا فضل وکرم اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ کی صداقت اور اکابر علماء دیوبند کے نقش قدم پر چلنے کی برکت کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم!

(قاری) محمد عاصم حنفی

خادم بزم قاسمی بلاک نمبر ۱ سرگودھا

۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

تصدیق

امام الاولیاء، رأس الاتقیاء، اسوة الاصفیاء، سید الفضلاء، فخر العلماء، زینت الفقہاء، صفوة الصلحاء، سند الابرار، بقیۃ السلف، قدوة الخلف، وحید العصر، قطب وقت، شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان

حضرت مولانا الحاج خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حامداً و مصلیاً و مسلماً امابعد!

اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں بجسدہ زندہ ہیں اور یہ عقیدہ مسلمانوں کا توارثاً چلا آرہا ہے۔

ہمارے اکابر علمائے دیوبند نے بھی اس مسئلہ میں شرح وبسط کے ساتھ تصانیف کی ہیں۔

صاحبزادہ مفتی عبدالمعید کا اس موضوع پر یہ رسالہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مسلمانوں کے لئے مفید اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

فقیر خان محمد عفی عنہ، خانقاہ سراجیہ

۱۶/ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

عبارت بندیالوی: ''امام الانبیاء پر جب نزع کا عالم طاری ہوا تو اس وقت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جھولی میں آپ کا سر مبارک تھا کہ جبریل امین ملک الموت کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ جبریل امین نے عرض کی ''ان اللہ قد اشتاق الی لقائک'' یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ آپ نے اپنا ہاتھ چھت کی طرف بلند فرمایا اور بار بار یہ فرمایا ''اللھم الرفیق الاعلی'' میرے اللہ میں رفیق اعلیٰ میں آنا چاہتا ہوں۔'' (رسالہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۴)

ناظرین! مولانا بندیالوی صاحب نے مذکورہ حدیث شروع کرنے سے قبل نزع کا عالم الخ والا جملہ لکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی بڑی توہین کی کہ اگر لفظ عالم اور نزع کا معنی سنی مسلمانوں پر واضح ہو جائے تو حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والے سنی دیوبندی حضرات توبہ توبہ کر اٹھیں۔ عالم کا معنی ہے جہاں اور نزع کا معنی ہے جڑ سے اکھیڑنا یا معزول کرنا۔ اب ان دونوں معنوں میں سے جو معنی بھی لیا جائے تو ظاہر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے آخری اور محبوب ترین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیاوی جہان سے عالم برزخ کی طرف منتقل کرنے کے لئے معزول کرنے کا یا جڑ سے اکھیڑنے کا پورا جہان طاری کر دیا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اصل میں عبارت یوں ہونی تھی کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نزع کی حالت طاری ہوئی۔

باقی اس حدیث پاک سے مولانا بندیالوی صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں بجسدہٖ زندہ نہیں ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کا اپنے ہاتھ مبارک سے چھت کی طرف اشارہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ بعد از وفات دنیا اوپر اعلیٰ علیین میں ہیں نہ کہ قبر منور میں اس پر چند سوالات وارد ہوتے ہیں۔

(سابقہ ۱۸۰ سوالات جن میں سے ایک کا بھی جواب نہیں آیا لہٰذا ان کو بھی قائم رکھا جاتا ہے۔ حنفی)

۱۸۱۔ سوال نمبر ۱: کیا مذکورہ حدیث شریف میں اس بات کی صراحت ہے کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں بجسدہٖ زندہ نہیں ہیں؟

۱۸۲۔ سوال نمبر ۲: حضور ﷺ کا بار بار چھت کی طرف اشارہ کرنا (یعنی بلندی کی طرف اشارہ کرنا) کیا اس بات کی دلیل ہے کہ عالم برزخ میں حضور ﷺ کی روح مبارک قیامت کی صبح تک جسم مبارک سے انقطاع میں ہی رہے گی؟ (جب کہ آپ کی پیش کردہ حدیث میں اس کی قطعاً صراحت نہیں ہے) جواب میں پہلے کسی شارح حدیث کا حوالہ دیں جس نے یہ شرح مراد لی ہو۔

۱۸۳۔ سوال نمبر ۳: اگر روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہو اور جسم مبارک سے اس کا تعلق بھی قائم رہے تو کیا اس خصوصی تعلق سے حضور ﷺ کی جسمانی حیات ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

۱۸۴۔ سوال نمبر ۴: کیا حضور ﷺ کا چھت کی طرف (بلندی کی طرف) اشارہ کرنے کا یہ مطلب ہے کہ قیامت تک میرا جسم بے حس و بے جان رہے گا؟ (معاذ اللہ) جو کہ تمہارا مقصود ہے۔ مذکورہ حدیث سے یہ مقصد کیسے اور کس طرح حاصل ہو رہا ہے۔ اس کی وضاحت کریں؟

۱۸۵۔ سوال نمبر ۵: کیا اس حدیث پاک کا یہ مطلب نہیں کہ اب میں مزید رفعت (بلندی) کی طرف جانا چاہتا ہوں اور اپنے رب کریم کا مزید خصوصی قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

۱۸۶۔ سوال نمبر ۶: حضور ﷺ کی رفعت اور اللہ کا قرب کس عالم میں زیادہ ہے؟ دنیا میں یا عالم قبر (برزخ) میں؟

۱۸۷۔ سوال نمبر ۷: مطلقاً جنت (اگرچہ فقط برزخی جہان کے لئے اور حضور ﷺ کے جسم مبارک کے اکرام کے لئے عارضی طور پر زمین پر نازل کی گئی ہے) میں بلندی کی صفت ہے یا پستی کی؟

۱۸۸۔ سوال نمبر ۸: جہنم میں بلندی کی صفت ہے یا پستی کی؟

۱۸۹۔ سوال نمبر ۹: آپ ﷺ کی قبر مبارک کا جنت ہونا اہلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اور بلا ریب یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے تو کیا اس نعمت کے حصول کے لئے اور اس جنت کے دخول کے لئے اشارہ نیچے مناسب تھا یا اوپر؟ (جب کہ فقط نیچے اشارہ پستی کی علامت ہے) تدبر!

۱۹۰۔ سوال نمبر ۱۰: اللہ کے خصوصی قرب کے لئے بھی اشارہ نیچے مناسب تھا یا اوپر؟ آپ کی عقل سلیم کیا کہتی ہے؟

۱۹۱۔ سوال نمبر ۱۱: تمہارا اصول کیا کہتا ہے کہ حضور ﷺ اس وقت جسم کے دخول جنت کو ملحوظ رکھتے یا اللہ کے خصوصی قرب کے حصول پر اوپر متوجہ ہوتے؟ (جیسا کہ ''قد نری تقلب وجھک'' سے معلوم ہوتا ہے) باقی جبرئیل امین کا عرض کرنا ''ان اللہ قد اشتاق الی لقائک'' کہ اللہ تو آپ ﷺ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ اس

فرمان سے یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ تو حضور ﷺ کی فقط روح مبارک کی ملاقات کے مشتاق تھے نہ کہ روح مع الجسد۔ اس پر حسب ذیل سوالات پھر ابھرتے ہیں۔

۱۹۲۔ سوال نمبر ۱۲: الیٰ لقائک میں کاف ضمیر خطاب کس کی طرف ہے روح کی طرف یا روح مع الجسد دونوں کی طرف؟

۱۹۳۔ سوال نمبر ۱۳: سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے جب عرض کی تھی تو کیا اس وقت مخاطب حضور ﷺ کی روح مبارک تھی یا آپ ﷺ روح مع الجسد مخاطب تھے؟

۱۹۴۔ سوال نمبر ۱۴: اگر روح مع الجسد تھے تو فرمائیں یہ حدیث آپ کی دلیل ہے یا ہماری؟ یعنی حضور ﷺ روح مع الجسد دونوں جنت میں (یعنی بلندی میں) اللہ کے قرب سے نوازے گئے ہیں یا نہیں؟

۱۹۵۔ سوال نمبر ۱۵: یہ بھی فرمائیں کہ اس ملاقات سے کامل ملاقات مراد تھی یا ناقص؟

۱۹۶۔ سوال نمبر ۱۶: اگر کامل ملاقات مراد تھی تو بتائیں کہ کامل ملاقات فقط روح سے ہوتی ہے یا روح مع الجسد سے؟

۱۹۷۔ سوال نمبر ۱۷: نیز یہ بھی بتائیں کہ اس ملاقات سے کیا مراد ہے؟ اللہ کا خصوصی قرب یا ہماری دنیاوی ملاقات کی طرح کوئی حسی ملاقات؟

۱۹۸۔ سوال نمبر ۱۸: اگر ملاقات سے اللہ کا قرب مراد ہے تو بتائیں عالم دنیا میں اللہ کا قرب حضور ﷺ کی فقط روح مبارک کو تھا یا روح مع الجسد دونوں کو؟

۱۹۹۔ سوال نمبر ۱۹: یہ بھی فرمائیں کہ عالم آخرت (قیامت کبریٰ) میں یہی قرب فقط روح مبارک کو ملے گا یا روح مع الجسد دونوں کو؟

اگر آپ کے نزدیک دونوں کو قرب ملے گا اور اسی طرح دنیا میں بھی روح مع الجسد دونوں کو اللہ کا قرب ملا تھا تو آپ کی اختراعی تحقیق پر تعجب ہے کہ دنیا و آخرت میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ حضور ﷺ کی روح مبارک اور جسم مبارک دونوں کو اپنے قرب سے نوازے اور جس عالم میں (یعنی عالم برزخ میں) اللہ اپنے خصوصی قرب کی خواہش کا اظہار کرے اس میں فقط روح مبارک کو اپنے قرب سے نوازے اور جسم مبارک کو محروم کردے۔ سبحان اللہ! یا عجب تحقیق انیق دقیق بے تحقیق ہے۔

۲۰۰۔ سوال نمبر ۲۰: کیا اللہ کی یہی خواہش تھی کہ اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کے محبوب جسم مبارک کو برزخ والے جہان میں اپنے قرب (شرف ملاقات) سے محروم رکھا جائے؟ فرمائیں محب رسول ﷺ کی عقل سلیم اس کے متعلق کیا کہتی ہے؟

۲۰۱۔ سوال نمبر ۲۱: جب اعلیٰ علیین جنت ہے اور ہمارے نزدیک حضور ﷺ کی قبر مبارک بھی جنت بلکہ ساری جنت سے اعلیٰ و افضل ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہر جگہ موجود بھی ہے تو فرمائیں کیا اس پردے والے جہان میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی جسم مع الروح ملاقات نہیں کرسکتا؟ (یعنی اپنے خصوصی قرب سے نہیں نواز سکتا) اس میں کون سا شرک ہے اور کون سی رکاوٹ؟ ارشاد فرمائیں۔

۲۰۲۔ سوال نمبر ۲۲: اگر کوئی آپ کی ملاقات کی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے وعدہ کرے کہ میں مولانا بندیالوی صاحب کی ملاقات کروں گا بعد میں آپ کے مثالی نقلی جسم کو پیش کیا جائے اور اس کی وہ زیارت بھی کرلے تو

فرمائیں۔اس سے ایفائے عہد ہو جائے گا یا آپ کے اصلی دنیوی حقیقی جسم کی ملاقات کا اشتیاق اور زیادہ بڑھ جائے گا۔

ام المؤمنین کے فرمان کی روشنی میں حضور ﷺ کے جسم مبارک اور روح مبارک کا جنت میں ہونا

عبارت بندیالوی: ''ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے بارہا حالت صحت میں آپ ﷺ سے سن رکھا تھا کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اسے اس کا مقام جنت میں نہ دکھلا دیا جائے اور ہر نبی کو اختیار دیا جاتا ہے کہ دنیوی اور اخروی زندگی میں سے جس کو چاہے پسند کر لے۔جس وقت آپ ﷺ نے انگلی چھت کی طرف اٹھا کر ''اللھم الرفیق الاعلی'' کے کلمات ادا فرمائے تو میں سمجھ گئی کہ اب نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان (یعنی دنیا میں) رہنا نہیں چاہتے بلکہ آپ ﷺ نے قرب الٰہی اور اخروی زندگی کو پسند فرما لیا ہے۔'' (رسالہ حیات النبی ص ۴)

برادران اہلسنت والجماعۃ! اکابر علماء اہلسنت والجماعت سے عقیدہ حیات انبیاء دو طرح سے ثابت ہے۔بعض کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کی روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہے اور وہ جنت ہے اور وہ ہی اس کا مقام ہے اور جسم مبارک قبر منور میں ہے اور وہ بھی اہلسنت کے ہاں بالاتفاق جنت ہے اور وہ ہی جسم اطہر کا مقام ہے اور روح مبارک کا اپنے اصلی جسم کے ساتھ خصوصی تعلق قائم ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کی روح کا اصلی مقام آپ ﷺ کا جسم مبارک ہی ہے۔لہٰذا عالم برزخ میں بھی روح مبارک اپنے اصلی جسم اطہر میں موجود ہے۔جیسے دنیا میں تھی اور مولانا بندیالوی صاحب یعنی مماتیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہے اور وہ جنت ہے اور جسم مبارک قبر میں ہے اور وہ مشرکوں کا قبرستان ہے اور روح کا جسم کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق قائم نہیں ہے اور مولانا بندیالوی صاحب کی پیش کردہ حدیث میں مطلقاً جنت دکھائے جانے کا ذکر ہے اور جنت کے مقام کا ذکر ہے جو اہلسنت والجماعت کے کسی قول کے بھی مخالف نہیں ہے بلکہ اہلسنت کے دعویٰ کو ثابت کر رہی ہے (یعنی حضور ﷺ عالم برزخ میں جنت میں ہیں اور جنت ہی آپ ﷺ کا مقام ہے) اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ حدیث قطعاً مماتیوں کی دلیل نہیں بن سکتی جب تک یہ ان کے مدعا کو ثابت نہ کرے۔

یعنی نمبر ۱ روح مبارک کا جسم سے تعلق کا منقطع ہونا۔نمبر ۲ روح مبارک کا جنت میں ہونا اور جسم مبارک کا مشرکوں کے قبرستان میں ہونا۔نمبر ۳ آپ ﷺ کے جسم مبارک کا قبر منور میں بے حس و بے جان ہونا۔ام المؤمنین کا دوسرا فرمان کہ نبی کو اختیار دیا جاتا ہے دنیاوی زندگی کو پسند کرے یا اخروی زندگی کو۔حضور ﷺ نے جب دنیاوی موت کو قبول کر لیا تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور ﷺ نے دنیاوی زندگی کو پسند نہیں کیا بلکہ اخروی زندگی کو یعنی برزخی زندگی کو پسند کر لیا ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔باقی رہا حضور ﷺ کا انگلی مبارک چھت کی طرف کرنا اور قرب الٰہی کو پسند کرنا تو اس کا جواب مع چند سوالات بندہ اس سے قبل پیش کر چکا ہے۔ام المؤمنین کے فرمان کی تشریح کے بعد ملاحظہ ہوں۔چند مزید سوالات:

۲۰۳۔سوال نمبر ۲۳: ام المؤمنین کی حدیث میں مطلقاً جنت دکھانے کا ذکر ہے اور اس مقام کا ذکر ہے جس میں آپ ﷺ نے جانا ہے اور اشاعتیوں مماتیوں کا دعویٰ ہے کہ فقط اعلیٰ علیین والی جنت دکھائی گئی (کہ بعد از وفات وہیں پرواز ہوئی) جب کہ اعلیٰ علیین کا یہاں ذکر تک نہیں اشاعتیوں کے پاس کون سی قطعی دلیل ہے کہ یہاں فقط اعلیٰ علیین مراد ہے نہ کہ قبر منور؟ جب کہ دونوں جنت ہیں۔

۲۰۴۔سوال نمبر ۲۴: مرض الوفات میں جب سیدنا جبرئیل علیہ السلام ملک الموت کے ہمراہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو بتائیں کہ حضور ﷺ اس وقت اپنے حجرہ (یعنی حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) میں تھے یا کسی اور مقام پر؟

۲۰۵ ـ سوال نمبر ۲۵: اگر اپنے حجرہ میں تھے (اور یہی حق ہے) تو فرمائیں اپنی قبر منور (یعنی جنت) قریب تھی یا اعلیٰ علیین کی جنت؟ کس کو دیکھا، کس کو نہ دیکھا یا دونوں کو دیکھا؟

۲۰۶ ـ سوال نمبر ۲۶: جس جنت میں اصلی جسم مبارک کو جانا تھا وہ جنت تو نہ دیکھی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے دکھائی اور جس جنت میں مثالی جسم ملنا تھا (جس کا حضور ﷺ کی ذات سے کچھ تعلق نہ تھا) اس جنت کو دیکھا اور اللہ نے بھی وہ ہی جنت دکھائی۔ کیا تمہارے نزدیک یہی اللہ کی عطاء ہے؟ جب کہ ہم رب العالمین کے متعلق ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔

۲۰۷ ـ سوال نمبر ۲۷: کیا بعد از وفات دنیا یہی انعام خداوندی تھا جو حضور ﷺ کو عالم برزخ میں عطا کیا گیا اور اس کو اپنی لاریب کتاب (قرآن مجید) میں بہتر کہا گیا؟

مولانا بندیالوی کی پیش کردہ دلیل کے تسلیم کرنے سے بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا

بالفرض جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ سرگودھا کے علامہ بندیالوی صاحب کی پیش کردہ دلیل کو (مذکورہ سوالات کے جوابات موصول نہ ہونے کے باوجود) قبول کرلیں یعنی حضور ﷺ کو فقط اعلیٰ علیین والی جنت دکھائی گئی اور حضور ﷺ کی انگلی مبارک کے اشارہ سے بھی فقط وہ ہی جنت مراد تھی اور اخروی زندگی سے بھی فقط روح مبارک کا مثالی جسم میں پہنچنا مراد ہے۔

ان تمام باتوں کو تسلیم کرنے کے باوجود بھی فرقہ اشاعتی کا دعویٰ (کہ قبر مبارک میں حضور ﷺ کو بجسدہ حیات نہیں ہے) ثابت نہیں ہوتا جب تک کہ اس فرقہ کی کسی دلیل میں اس بات کی وضاحت نہ ہو کہ بعد از وفات دنیا قبر مبارک میں حضور ﷺ کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کسی قسم کا تعلق واتصال نہیں ہے جیسا کہ مولانا بندیالوی صاحب نے مماتیوں کی ترجمانی کرتے ہوئے اس انقطاع کو اپنے رسالہ میں بیان کیا ہے اور ہمارا چیلنج ہے اس انقطاع والے دعویٰ کو مولانا بندیالوی صاحب اکیلے نہیں بلکہ روئے زمین کے جملہ اشاعتی مماتی مل کر بھی قرآن پاک سے یا احادیث صحیحہ سے یا احادیث ضعیفہ یا کسی بھی مجتہد فقیہ سنی عالم کے قول سے ثابت نہیں کر سکتے اور یہ بھی سن لیں کہ یہی چیلنج ہم نے رسالہ تخیلات ونظریات کی پہلی قسط کے ٹائٹل کے اندرونی حصہ میں پیش کر دیا ہے اور یہی چیلنج آج سے کچھ عرصہ قبل مفتی پنجاب جامع المعقول والمنقول سرمایہ شیخ الاسلام حضرت مدنی ﷫ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت اقدس مولانا مفتی احمد سعید ﷫ نے پیش کیا تھا اور یہی چیلنج نقیب علماء دیوبند سرمایہ حضرت مدنی ﷫ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب صفدر نے اپنی شہرہ آفاق کتاب تسکین الصدور میں پیش کیا ہے اور یہی چیلنج سلطان المناظرین فاتح فرقہ باطلہ مفکر اسلام محقق دوراں حضرت مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب نے اپنی کتاب مقام حیات میں پیش کیا ہے جس کا جواب نہ آیا ہے اور نہ ہی قیامت کی صبح تک اس کا جواب آسکتا ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مولانا بندیالوی صاحب ہی کے ایک اور دعویٰ سے ان کی مذکورہ دلیل کا رد

تشریح: اس کی یہ ہے کہ مماتیوں کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ قبر میں بجسدہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مردہ ہیں اور موت کا معنی روح کا اپنے جسم سے تعلق منقطع ہو جانا جیسا کہ مولانا بندیالوی صاحب نے اسی رسالہ میں خود واضح کیا

ہے کہ:''علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ موت نام ہے انقطاع الروح عن الجسد۔ روح کا تعلق جسم سے ختم ہو جاتا ہے۔'' (رسالہ حیات النبی ص ۷)

اس میں مولانا صاحب نے موت کا معنی پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ علمائے امت کا اس پر اجماع ہے اور یہی صحیح ہے جب مولانا بندیالوی صاحب نے خود فیصلہ کردیا ہے کہ موت نام ہے انقطاع الروح عن الجسد کا تو بات واضح ہوگئی کہ حیات نام ہے اتصال الروح عن الجسد کا تو موت کے وجود کے لئے انقطاع ضروری ہوا اور اسی طرح حیات کے وجود کے لئے اتصال ضروری ہوا تو قبر مبارک میں حضور ﷺ کو مردہ کہنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ قبر منور میں حضور ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ روح مبارک کے تعلق کا انقطاع ثابت کریں جو قیامت تک ثابت نہیں کرسکتے۔ مولانا بندیالوی صاحب نے جو حدیث پیش کی۔ اس میں فقط رفیق اعلیٰ کا ذکر ہے انقطاع روح کا ذکر قطعاً نہیں ہے۔ لہٰذا یہ حدیث مماتیوں کی دلیل نہیں بن سکتی۔ ورنہ بتائیں۔

۲۰۸۔ سوال نمبر ۲۸: کہ حضور ﷺ کی روح مبارک رفیق اعلیٰ یا اعلیٰ علیین میں پہنچ جائے تو کیا اس سے روح مبارک کا جسم مبارک سے انقطاع ثابت کرنا صحیح ہے؟ جواب مع حوالہ دیں۔

۲۰۹۔ سوال نمبر ۲۹: حضور ﷺ کی روح مبارک مقید ہے یا آزاد؟

۲۱۰۔ سوال نمبر ۳۰: حضور ﷺ کی روح مبارک کو کسی مکان کی ضرورت ہے یا نہیں؟

۲۱۱۔ سوال نمبر ۳۱: حضور ﷺ کی روح مبارک کا جسم ہے یا نہیں؟

۲۱۲۔ سوال نمبر ۳۲: کیا اخروی زندگی کو پسند کرنے سے روح مبارک کا جسم مبارک سے مکمل انقطاع ثابت کرنا درست ہے؟ جواب مع حوالہ دیں۔

۲۱۳۔ سوال نمبر ۳۳: ''رد اللہ علی روحی'' (الحدیث) کے تحت اگر حضور ﷺ کی روح مبارک جسم مبارک سے مکمل جدا ہو مگر جسم مبارک سے خصوصی تعلق بھی قائم ہو (جیسا کہ اس طرح بھی اکابر کا قول ہے) تو کیا پھر بھی آپ حضور ﷺ کے جسم مبارک کو قبر مبارک میں مردہ کہیں گے؟

۲۱۴۔ سوال نمبر ۳۴: نیز یہ بھی فرمائیں کہ آپ اس خصوصی تعلق کے قائل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو حیات اور اگر نہیں تو اس خصوصی تعلق کی نفی (یعنی انقطاع) کو ثابت کریں۔

برادران اہلسنت والجماعت! جملہ اکابر علماء اہلسنت والجماعت حضور ﷺ کی بجسدہ حقیقی حیات کے قائل ہیں۔ مگر اس حقیقی حیات کے ثبوت کے لئے بعض علماء کرام حضور ﷺ کی روح مبارک کے جسم مبارک سے تعلق اور روح کے دخول کے بھی قائل ہیں اور بعض اکابر حضور کی روح کے فقط جسم مبارک کے ساتھ خصوصی تعلق کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں کہ روح مبارک، جسم مبارک میں داخل نہیں بلکہ روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہے صحابہ کرام کے مبارک دور سے لے کر ۱۳۴۷ھ تک کے تمام اکابر علماء کرام ؒ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کسی ایک نے بھی اس خصوصی تعلق اور اتصال اور حقیقی حیات کا انکار نہیں کیا (اور ہمارا چیلنج ہے جس کا ذکر پہلی قسط میں ہے) جو اکابر علماء کرام حضور ﷺ کی روح مبارک کے خروج اور خصوصی تعلق واتصال سے حقیقی حیات کے قائل ہیں ان میں سے بعض اکابر کی عبارات پیش کی جاتی ہیں تاکہ مسئلہ حیات سمجھنے میں کوئی بھی دشواری نہ ہو۔

(۱) علامہ حافظ ابن القیم ؒ فرماتے ہیں:''ھذا مع القطع بان روحه الكريمة في الرفيق الاعلى في

اعلی علیین مع ارواح الانبیاء وقد صح عنہ رأی موسی قائما یصلی فی قبرہ لیلۃ الاسراء ورآہ فی السادسۃ او السابعۃ فالروح کانت ھناک ولھا اتصال بالبدن فی القبر و اشراف علیہ وتعلق بہ بحیث یصلی فی قبرہ ویرد السلام من سلّم علیہ وھی فی الرفیق الاعلی ولاتنافی فی بین الامرین فان شان الارواح غیر شان الابدان'' (کتاب الروح ص ۵۴)

ترجمہ: یعنی یہ بات قطعی ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک اعلیٰ علیین کے اندر رفیق اعلیٰ میں دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے ارواح کے ساتھ ہے اور آپ ﷺ کی یہ حدیث صحیح ہے کہ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو معراج کی رات ان کی قبر میں بحالت قیام نماز پڑھتے دیکھا اور ان کو چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی دیکھا۔ پس روح مبارک تو وہیں ہے۔ لیکن اس کا قبر شریف میں بدن مبارک سے اتصال ہے اور اس پر روح کا پرتو پڑتا ہے اور اس سے تعلق ہے اس انداز سے کہ وہ قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور سلام کہنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور روح مبارک کا مستقر رفیق اعلیٰ ہی ہے اور ان دونوں باتوں میں کوئی منافات نہیں اس لئے کہ ارواح کا معاملہ ابدان کے معاملہ سے الگ ہے۔ (بحوالہ تسکین الصدور ص ۲۸۰)

سید المحققین، شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ان النبی حی کما تقرر وانہ یصلی فی قبرہ باذان واقامۃ'' ترجمہ: بیشک حضور اکرم ﷺ زندہ ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں اذان واقامت سے نماز پڑھتے ہیں۔ (فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۴۱۹ بحوالہ مقام حیات ص ۶۷۶)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: ''اما بعد وفاتہ فروحہ المقدسۃ ﷺ قد استقرت فی الرفیق الاعلی مع ارواح الانبیاء علیہم السلام ولا یتوھم من ھذا انکار حیاتہ فی قبرہ الشریف فان لروحہ ﷺ اشرافا علی البدن المبارک المطیب واشراقا وتعلقاً بہ وبدنہ فی ضریحۃ غیر مفقود واذا سلم علیہ المسلم رد اللہ علیہ روحہ حتیٰ یرد علیہ السلام کما ورد فی الحدیث ولم یفارق الملاء الاعلی ومن کثف ادراکتہ وغلظت طباعۃ من ھذا الادراک فلینظر الی الشمس فی علو محلھا'' ترجمہ: وفات شریفہ کے بعد آپ ﷺ کی روح مقدسہ دوسرے انبیاء کی ارواح طیبہ کے ساتھ رفیق اعلیٰ میں استقرار پذیر ہے لیکن اس سے آپ ﷺ کا اپنی قبر شریف میں زندہ نہ ہونے کا وہم نہ کیا جائے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی روح اقدس قبر میں رکھے بدن پاک پر اپنا اثر ڈال رہی ہے اس کی روشنی اس پر پڑ رہی ہے اور اس کا بدن اطہر کے ساتھ تعلق قائم ہے۔ آپ ﷺ کا بدن مبارک قبر سے ہرگز غائب نہیں ہوا اور جب بھی کوئی مسلمان آپ ﷺ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روح اقدس کو آپ ﷺ کی طرف متوجہ کردیتا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ ملاء اعلیٰ اعلیٰ علیین سے جدا نہیں ہوتے۔ جس کا ادراک کثیف ہوا اور اس کی فطرت ایسے حقائق کے ادراک کرنے سے غلیظ ہوا سے سورج کو اسے علو محل میں دیکھنا چاہیے۔ (فتح الملہم عربی شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۴۲۱)

۲۱۵۔ سوال نمبر ۳۵: کیا آپ محدث کبیر ومفسر قرآن حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو قبول کرتے ہیں یا نہیں؟ نیز ان کی تحقیق صحیح ہے غلط؟

ناظرین! محدث العصر شیخ القرآن حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار مسلمہ طور پر اکابر علماء دیوبند میں ہوتا ہے جو لاریب مفکر اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دور کے محقق اعظم بھی تھے جس کی شہادت ان

کی مایہ ناز تفسیر، تفسیر عثمانی اور صحیح مسلم شریف کی عربی شرح فتح الملہم ہے۔ جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس قدر شرف قبولیت سے نوازا کہ تمام سنی دیوبندی مراکز میں حضرت کی شرح اور تمام دیوبندی گھرانوں میں حضرت کی تفسیر کا ہونا ان کی فقاہت وحقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس شخص نے ایک قابل مدرس کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے یہ عظیم شاہکار پیش کر کے امت محمدیہ کو راہ راست پر لانے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دی ہو اور محبت رسول میں ڈوب کر اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کا درس دیا ہو اور رب ذوالجلال کے مقام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کے شرک وبدعات ورسومات کی جڑیں اکھیڑ پھینکی ہوں، تو بتائیں۔

۲۱۶۔سوال نمبر ۳۶: کیا ایسی عظیم شخصیت کی مذکورہ تحقیق کے متعلق شرک کا تصور تک کیا جا سکتا ہے؟

۲۱۷۔سوال نمبر ۳۷: جو شخص مذکورہ تحقیق کو شرکیہ کہے تو کیا اس کا قائل دیوبندی کہلانے کا حقدار ہے؟

سیدہ فاطمہ کے شعر سے اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش

عبارت بندیالوی: ''امام الانبیاء ﷺ کی اولاد میں سے وفات کے وقت صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ تھیں۔ انہیں اپنے والد کی جدائی کا صدمہ اکیلے اٹھانا پڑا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد فرط غم اور دکھ سے مغلوب ہو کر بار بار کہتی تھیں ''یاابتاہ اجاب ربا دعاہ'' میرے بابا آپ نے رب کے بلانے کو قبول فرمالیا۔ ''یاابتاہ من جنۃ الفردوس مأواہ'' (رسالہ ص ۴)

برادران! مذکورہ شعر میں دو باتیں ذکر کی گئی ہیں۔ نمبر ا حضور ﷺ کا اپنے رب کی دعوت کو قبول کرنا۔ نمبر ۲ آپ ﷺ کا جنت الفردوس کی پاکیزہ جگہ میں جانا۔ اگر غور کیا جائے تو ان دونوں باتوں کے کماحقہ ہم قائل ہیں اور بندیالوی گروپ اس کا منکر ہے۔ اس لئے کہ ہم تو برملا یہ کہتے ہیں کہ جس طرح اعلیٰ علیین جنت کا اعلیٰ حصہ ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کی قبر منور (جہاں جسم مبارک محفوظ ہے) بھی جنت کا اعلیٰ ٹکڑا ہے۔ جب کہ بندیالوی گروپ کے سربراہ نے بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا اور شجاع آباد کے بیانات میں دعویٰ کیا ہے کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک والی جگہ مشرکوں کے قبرستان والی جگہ ہے (جس کا ثبوت موجود ہے) ہم بندیالوی گروپ کے سربراہ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مشرک تو قرآن مجید کے فیصلہ کے مطابق ناپاک ہیں اور جب مشرک ناپاک ہیں تو لامحالہ ان کی قبر والی جگہ بھی ناپاک ہے جب کہ جنت تو بالاتفاق پاک ہے اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کے دعویٰ سے حضور ﷺ کی روح مبارک کا جنت میں اور جسم مبارک کا مشرکوں کے قبرستان والی جگہ میں ہونا ثابت ہوتا ہے جب کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شعر سے روح مبارک اور جسم مبارک دونوں کا جنت میں ہونا ثابت ہوتا ہے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شعر ہماری دلیل ہے نہ کہ بندیالوی گروپ کی۔ ورنہ ہمیں بتائیں۔

۲۱۸۔سوال نمبر ۳۸: سیدہ فاطمہ کا فرمان کہ یاابتاہ! اے میرے والد کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے والد فقط روح مبارک کو کہا یا جسم مبارک کو یا روح مع الجسد دونوں کو؟

۲۱۹۔سوال نمبر ۳۹: اگر روح مع جسد دونوں کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے والد کہا ہے تو پھر جنت میں ٹھکانے کا جو ذکر کیا ہے تو کیا وہ فقط روح مبارک کے لئے کیا ہے یا روح مع الجسد دونوں کے لئے؟ (جب کہ جسم مبارک کے جنت میں نہ جانے کا ذکر اس شعر میں نہیں ہے)

۲۲۰۔سوال نمبر ۴۰: حضور ﷺ کے جسم مبارک کا بے جان ہونا، بے حس ہونا اور مشرکوں کے قبرستان میں

ہونا کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شعر سے ثابت ہو رہا ہے؟ (معاذ اللہ) اگر ہو رہا ہے تو کیسے اور کس طرح؟ دلیل سے ثابت کریں؟

۲۲۱۔ سوال نمبر ۴۱: کیا کسی بیٹی کی یہ خواہش ہو سکتی ہے کہ اس کے والد کا جسم بے حس و بے جان ہو اور وہ بھی مشرکوں کے قبرستان میں ہو؟

۲۲۲۔ سوال نمبر ۴۲: اگر نہیں ہو سکتی تو مولانا! بیٹیوں میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام بیٹیوں کی سردار ہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے والد تمام کائنات کے سردار ہیں۔ اتنی عظیم بیٹی کے فرمان کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ یہ ہماری دلیل ہے اسے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی نہ کہوں تو کیا کہوں؟

مولانا بندیالوی صاحب ہی کے فرمان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی حسی حیات کا ثبوت

عبارت بندیالوی: ’’غور فرمائیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نظریہ اور خیال یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو کر جنت الفردوس میں تشریف لے گئے ہیں۔‘‘ (رسالہ حیات النبی ص ۴)

برادران! مولانا بندیالوی صاحب نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اپنے والد گرامی کے متعلق نظریہ اور خیال کی نسبت کر کے اپنی جہالت اور سیدہ رضی اللہ عنہا کی شان میں مزید گستاخی کا ارتکاب کر دیا۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔

۲۲۳۔ سوال نمبر ۴۳: اگر کوئی موحد کہے کہ میرا نظریہ اور خیال ہے کہ اللہ ایک ہے تو فرمائیں کہ مذکورہ جملہ صحیح ہے؟ کیا توحید کے اقرار کے لئے یہی جملہ کافی ہے؟

۲۲۴۔ سوال نمبر ۴۴: زید کہے کہ میرا عقیدہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہیں (مشرکوں کے قبرستان میں قطعاً نہیں ہیں) اور یزید کہے کہ میرا خیال ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہیں تو فرمائیں کہ ہم بے وقوف کس کو کہیں؟ یزید کو یا زید کو؟

۲۲۵۔ سوال نمبر ۴۵: کیا توحید و رسالت کے متعلق یقین کامل کو چھوڑ کر نظریہ اور خیال کو اپنانے والا اشاعتی مسلمان کہلا سکتا ہے؟

۲۲۶۔ سوال نمبر ۴۶: کیا امر یقینی کو خیال سے تعبیر کرنا درست ہے؟

۲۲۷۔ سوال نمبر ۴۷: اگر نہیں تو بتائیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے والد مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت کے ٹھکانے کے متعلق یقین تھا یا یوں ہی محض ایک خیال تھا؟

ناظرین! ان سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اہل علم و دانش پر یہ بات واضح ہو گئی کہ رسالہ حیات النبی کے مصنف نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف خیال کی نسبت کر کے طفل مکتب ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نہ خیال تھا اور نہ ہی یہ نظریہ تھا بلکہ اپنے صادق والد مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ’’مابین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ‘‘ کے تحت ان کے جنت میں روح مع الجسد پہنچنے کا مکمل یقین تھا۔ باقی مولانا بندیالوی صاحب کا اقرار کرنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو کر جنت الفردوس میں تشریف لے گئے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ:

۲۲۸۔ سوال نمبر ۴۸: آپ نے نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم فقط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو کہا ہے یا روح مع الجسد دونوں کو؟

۲۲۹۔ سوال نمبر ۴۹: آپ کا کہنا ہے کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم دنیا سے رخصت ہو کر کس عالم میں گئے؟

۲۳۰۔سوال نمبر ۵۰: نیز یہ بھی فرمائیں کہ حضور ﷺ کی فقط روح مبارک رخصت ہوئی یا روح مع الجسد دونوں؟

۲۳۱۔سوال نمبر ۵۱: اگر عالم دنیا سے رخصت ہو کر حضور ﷺ عالم برزخ میں گئے اور رخصت بھی روح مع الجسد دونوں ہوئے اور نبی اکرم ﷺ سے بھی آپ کی مراد روح مع الجسد دونوں ہی ہیں۔ نیز یہ بھی آپ کا اقرار کہ جنت الفردوس میں تشریف لے گئے تو اب فرمائیں کہ جنت الفردوس میں حضور ﷺ کی فقط روح مبارک گئی یا روح مع الجسد دونوں؟ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

۲۳۲۔سوال نمبر ۵۲: اگر جنت میں روح مع الجسد دونوں گئے (جیسا کہ آپ کی تشریح سے ظاہر ہو رہا ہے) تو اب یہ بھی ارشاد فرما ہی دیں کہ جنت میں مردہ ہوتے ہیں یا زندہ؟

۲۳۳۔سوال نمبر ۵۳: آپ کی تحریر بتاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جنت میں تشریف میں گئے اور آپ کی تقاریر بتاتی ہیں کہ حضور ﷺ مشرکوں کے قبرستان میں ہیں۔ (معاذ اللہ) اب ہمیں یہ بتائیں کہ آپ کی تقاریر جھوٹی ہیں یا تحریر؟

صفائی جانتے ہیں پالسی ہم کو نہیں آتی ۔۔۔ نہ رکھیں گے لگی لپٹی کہیں گے بات حقانی

روضہ رسول والی جگہ جنت الفردوس نہیں بلکہ ساری کائنات سے اعلیٰ ہے

عبارت بندیالوی: ''یاد رکھئے! جنت الفردوس اس دنیا اور اس زمین پر یا زمین کے اندر نہیں ہے بلکہ جنت الفردوس بہشت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس کی چھت اللہ کا عرش ہے۔'' (رسالہ ص ۴)

برادران اہلسنت والجماعت! فرقہ اشاعتی کے مبلغ مولانا بندیالوی صاحب اپنے سابقہ دونوں دعووں پر ابھی تک قائم ہیں یعنی بعد از وفات حضور ﷺ کا جسم مبارک جہاں منتقل ہوا۔ اوّل تو وہ حصہ جنت ہی نہیں (بلکہ مشرکوں کے قبرستان والی جگہ ہے) اور اگر کوئی جنت کہے بھی تو پھر بھی وہ حصہ اعلیٰ نہیں بلکہ جنت الفردوس اعلیٰ ہے۔ جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ کا جسم مبارک جس جگہ موجود ہے وہ مبارک حصہ جنت الفردوس نہیں بلکہ ساری کائنات سے اعلیٰ ہے۔ اس لئے کہ وہاں مقصود کائنات اور محبوب کائنات تشریف فرما ہیں اور روح مبارک کا بھی اسی جسم مبارک سے خصوصی تعلق ہے اور رحمتوں کا نزول بھی اسی جگہ ہوتا ہے درود وسلام بھی اسی جگہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر کرم بھی اسی حصہ پر ہوتی ہے۔ باقی آپ کا اپنے ساتھیوں کو خبردار کرنا کہ یاد رکھئے کہ جنت الفردوس زمین کے اندر نہیں بلکہ بہشت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس کی چھت اللہ کا عرش ہے۔ عرش چونکہ اوپر ہے تو لامحالہ جنت الفردوس بھی اوپر ہے تو اس کے متعلق صرف اتنی عرض ہے کہ:

۲۳۴۔سوال نمبر ۵۴: جنت الفردوس کے علاوہ بقیہ جنت زمین کے اندر ہے یا وہ بھی اوپر ہے؟

۲۳۵۔سوال نمبر ۵۵: اگر وہ جنت بھی اوپر ہے تو سوال یہ ہے کہ فقط جنت الفردوس کے اوپر ثابت کرنے پر اپنے ساتھیوں کو خبردار کیوں کیا؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

۲۳۶۔سوال نمبر ۵۶: کیا بہشت کا سب سے اعلیٰ حصہ اوپر ثابت کرنے کی یہ وجہ ہے کہ حضور ﷺ کے جسم مبارک کو جنت کے اعلیٰ حصہ سے محروم رکھا جائے؟

۲۳۷۔سوال نمبر ۵۷: کیا کسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنت الفردوس کی اعلیٰ زمین حضور پاک ﷺ کے لئے نیچے نہیں اتاری جائے گی؟ من ادعی فعلیہ البیان!

۲۳۸۔سوال نمبر ۵۸: اگر بیت اللہ کی عظمت کے لئے جنت کا اعلیٰ پتھر نیچے آسکتا ہے اور اسی طرح حضرت ذبیح اللہ کی عظمت کے لئے جنت کا اعلیٰ پانی نیچے آسکتا ہے تو خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرین ﷺ کی عظمت وتقدس کے لئے جنت الفردوس کا اعلیٰ حصہ نیچے کیوں نہیں آسکتا؟

باقی آپ کا کہنا کہ جنت الفردوس کی چھت عرش ہے تو اس کے متعلق صرف اتنی عرض ہے کہ:

روضہ رسول والی جنت پر عرش معلیٰ کا سایہ رحمت ہر وقت ہوتا ہے

۲۳۹۔سوال نمبر ۵۹: عرش معلیٰ کا سایہ رحمت کس پر زیادہ ہو رہا ہے جنت پر یا روضہ رسول عربی پر؟ اس لئے کہ جہاں رحمتوں کا نزول زیادہ ہو رہا ہے وہ مقام تو بطریق اولیٰ اس کا مستحق ہے کہ اس کی چھت عرش معلیٰ ہو۔

۲۴۰۔سوال نمبر ۶۰: عرش معلیٰ کو چھت کہنے سے آپ کی کیا مراد ہے؟ سایہ رحمت یا کوئی اور حسی چھت؟

۲۴۱۔سوال نمبر ۶۱: کیا قبر مبارک اور عرش معلیٰ کے مابین اللہ ہر قسم کی رکاوٹوں کو ختم کر کے براہ راست اپنی خصوصی تجلیات وانوارات سے قبر مبارک میں حضور ﷺ کا جسم مبارک منور کرنے پر قادر نہیں ہے؟

۲۴۲۔سوال نمبر ۶۲: آپ کے پاس کون سی قطعی دلیل ہے کہ قبر منور اور عرش معلیٰ کے مابین اللہ نے ہر قسم کی رکاوٹ کو قائم کیا ہوا ہے اور عرش معلیٰ سے نازل ہونے والی جملہ رحمتیں وبرکتیں اور جملہ خصوصی تجلیات ربانی براہ راست نازل نہیں ہوتیں؟

۲۴۳۔سوال نمبر ۶۳: اگر ہر قسم کی رکاوٹ وآڑ کے آپ منکر ہیں تو پھر عرش معلیٰ کو عالم برزخ میں قبر منور (یعنی جنت کے اعلیٰ حصے) کی چھت کہہ دینے میں آپ کو کیا اشکال ہے؟ وہ اشکال واعتراض مع الدلیل پیش کریں؟

۲۴۴۔سوال نمبر ۶۴: نیز، اگر معراج جسمانی کے منکرین کے سوال کے جواب کے لئے اور معراج جسمانی کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور مسجد اقصیٰ کے مابین ہر قسم کی آڑ اور رکاوٹ کو اسی عالم دنیا میں ختم کر کے بیت المقدس کو حضور ﷺ کے آگے پیش کر سکتا ہے تو یہاں اپنے محبوب خاتم الانبیاء کے اعزاز واکرام کے لئے اور مسئلہ حیات انبیاء علیہم السلام کو مزید محقق کرنے کے لئے اللہ قبر منور اور عرش معلیٰ کے مابین ہر قسم کی رکاوٹ کو ختم کیوں نہیں کر سکتا؟ (جب کہ اس عالم کا نام ہی پردے والا جہان ہے اور اخروی جہان ہے) باقی بعض کا یہ کہنا کہ ہم مدینے جاتے ہیں ہمیں تو عرش معلیٰ والی چھت نظر نہیں آتی بلکہ وہ ہی آسمان کی چھت نظر آتی ہے تو اس کا جواب آسان ہے کہ ہم سب عالم دنیا میں ہیں جو کہ عالم اسباب ہے اور وہ معاملہ عالم برزخ کا ہے جو کہ پردے والا اخروی جہان ہے اور ایک عالم کے احکام کو دوسرے عالم کے احکام پر قیاس نہیں کیا جاتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی سمجھیں کہ واقعہ معراج کے بعد حضور ﷺ مکہ مکرمہ میں پوری مسجد اقصیٰ کو دیکھ رہے تھے جب کہ دوسروں کو مسجد نظر نہیں آرہی تو جیسے وہاں اللہ نے اپنی قدرت کا ایسا خاص نظام قائم کر دیا تھا یہاں بھی اسی اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ نے خاص نظام قائم کیا ہوا ہے کہ برزخی جہاں میں قبر منور کی عرش معلیٰ یقیناً چھت ہے مگر مماتی حضرات ہر قسم کی بصارت وبصیرت سے محروم ہیں نہ ان کو نظر آتی ہے نہ سمجھ۔

برادران اہلسنت والجماعت! فرقہ اشاعتی والے حضور ﷺ کی روح مبارک کو جسم مبارک سے کلی طور پر جدا رکھ کر صرف روح مبارک پر رحمتوں کے نزول اور عرش معلیٰ کے سایہ رحمت کے قائل ہیں اور جسم مبارک کو کلی طور پر ان برکات ودرجات وانوارات اور خصوصی تجلیات سے محروم رکھتے ہیں جب کہ ہم اہلسنت والجماعت

حضور ﷺ کے روح مبارک کا جسم مبارک سے خصوصی تعلق واتصال اور روح مع الجسد دونوں پر عرش کے سایہ رحمت رحمت اور خصوصی برکات ودرجات وانوارات وتجلیات کے نزول کے قائل ہیں۔ حضور ﷺ کے پیارے جسم مبارک کو ان درجات سے محروم نہیں رکھتے۔ نیز ہم بندیالوی گروپ سے مزید یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ:

۲۴۵۔سوال نمبر ۶۵: کیا آپ اس کے قائل ہیں کہ عامی شخص کے مرنے کے بعد اسی زمینی قبر میں اس کے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا جاتا ہے؟

۲۴۶۔سوال نمبر ۶۶: اگر جواب ہاں میں ہے تو سوال یہ ہے کہ اگر عامی شخص کے لئے جنت نیچے آسکتی ہے تو امام الانبیاء کے لئے جنت الفردوس کا اعلیٰ حصہ نیچے کیوں نہیں آسکتا؟

۲۴۷۔سوال نمبر ۶۷: اور آپ عامی شخص کے لئے جنت پیش کرنے کے منکر ہیں تو پھر مندرجہ ذیل احادیث صحیحہ صریحہ کے متعلق آپ کیا خیال شریف رکھتے ہیں؟ جس میں مکمل صراحت ہے۔ ملاحظہ ہوں:

عامی شخص کی قبر میں جنت دوزخ کا پیش ہونا

"عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانه فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فیقول اشھد انه عبداللہ ورسوله فیقال له انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ به مقعداً من الجنة فیراھما جمیعاً واما المنافق والکافر فیقال له ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول لاادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال له لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من حدید ضربة فیصیح صیحة یسمعھا من یلیه غیر الثقلین" (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اعزاو احباب واپس آتے ہیں تو وہ (مردہ) ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اور اس کے پاس (قبر میں) دو فرشتے آتے ہیں اور ان کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اس کے جواب میں بندہ مومن کہتا ہے مں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ (محمد ﷺ) بلاشبہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس بندے سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھو جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں جگہ دی گئی ہے۔ چنانچہ وہ مردہ دونوں مقامات (جنت ودوزخ) کو دیکھتا ہے اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے۔ اس سے بھی یہی سوال کیا جاتا ہے کہ اس شخص (محمد ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو اور لوگ (مومن) کہتے تھے وہ ہی میں بھی کہہ دیتا تھا۔ اس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے عقل سے پہچانا اور نہ تو نے قرآن شریف پڑھا۔ یہ کہہ کر اس کو لوہے کے گرزوں سے مارا جاتا ہے کہ اس کے چیخنے اور چلانے کی آواز سوائے جنوں اور انسانوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔ (بخاری ومسلم الفاظ بخاری کے ہیں، بحوالہ مظاہر الحق ج اول ص ۱۸۷)

۲۴۸۔سوال نمبر ۶۸: بخاری ومسلم کی صحیح حدیث آپ کے سامنے ہے حضور ﷺ نے اپنی مبارک زبان سے کس کو قبر فرمایا علیین وسجین کو یا زمینی قبر کو؟

(۲) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: "ان احدکم اذا مات عرض علیه مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اھل الجنة فمن اھل الجنة وان کان من اھل النار فمن اھل النار" ترجمہ:

جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہوتا ہے تو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہوتا ہے تو دوزخ میں اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے تیرا ٹھکانہ اس کا انتظار کر یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھا کر وہاں بھیجے۔ (بخاری ومسلم، مظاہر حق ج ا ص ۱۸۸)

عبارت بندیالوی: ''اب جو مہربان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ مدینہ منورہ والی قبر مقدس میں دنیاوی حقیقی، حسی، جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ کیا ان کا یہ نظریہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نظریے کے خلاف نہیں؟ جو دنیاوی حیات کی نہیں بلکہ جنت الفردوس میں حاصل ہونے والی حیات کے قائل ہیں۔'' (رسالہ حیات النبی ص ۵)

۲۴۹۔ سوال نمبر ۶۹: مذکورہ عبارت کی ابتداء میں آپ نے ہماری طرف پہلے عقیدہ کی نسبت کی اور پھر نظریہ کی یہ کیوں؟ کیا نظریہ اور عقیدہ میں کوئی فرق نہیں؟

باقی مولانا بندیالوی صاحب نے ایک سوال کیا کہ کیا ان کا نظریہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نظریے کے خلاف نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ حضور ﷺ کی حقیقی حسی جسمانی برزخی دنیا جیسی حیات کے خلاف قطعاً نہیں ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا فرمان آپ کے سامنے ہے اس میں یہ قطعاً نہیں کہ حضور ﷺ کی حقیقی حیات نہیں بلکہ مجازی حیات ہے (جس کے آپ قائل ہیں) حسی حیات نہیں بلکہ بے حسی حیات ہے (جو کہ آپ کا مدعا ہے) جسمانی حیات نہیں بلکہ فقط روحانی حیات ہے (جو کہ آپ کا خیال شریف ہے) دنیاوی حیات کی طرح نہیں بلکہ فقط برزخی اخروی حیات ہے (جو کہ آپ کا نظریہ باطلہ ہے) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرمان سے تو فقط دنیاوی موت کے ایقاع اور جنت الفردوس میں انتقال کا ذکر ہے جس کے ہم سب قائل ہیں ہم میں سے کوئی بھی مشرکوں کے قبرستان میں انتقال کا قائل نہیں اور نہ یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ کی قبر مبارک جنت الفردوس نہیں ہے۔

۲۵۰۔ سوال نمبر ۷۰: کیا سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے کسی فرمان سے آپ یہ پیش کر سکتے ہیں کہ میرے باپ (حضور ﷺ) کو حسی حیات نہیں بلکہ جسم مبارک بے حس و بے جان ہے یا جسمانی حیات نہیں بلکہ مثالی جسم میں حیات ہے؟ یا میرے باپ (حضور ﷺ) کا جسم مبارک جنت میں نہیں ہے؟ حوالہ پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

فرقہ اشاعتی کے مبلغ نے اپنی گستاخیوں میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی معاف نہ کیا

عبارت بندیالوی: ''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ کہتی رہیں، روتی رہیں، دکھ اٹھاتی رہیں، غم سہتی رہیں مگر ان کو نبی اکرم ﷺ نے کبھی سلام کا جواب نہیں دیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے کبھی تسلی اور دلاسہ نہیں دیا۔'' (رسالہ ص ۵)

۲۵۱۔ سوال نمبر ۷۱: کس حدیث میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شعر کہتی رہیں اور روتی رہیں مگر صبر نہ کیا، دکھ اٹھاتی رہیں، غم سہتی رہیں مگر صبر نہ کیا؟

جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پیارے والد محمد ﷺ کی جدائی میں رونے دکھ اٹھانے اور غم سہنے کا علاج صبر سے کیا تھا اور یاد رکھیں کہ صبر اللہ کی وہ عظیم نعمت ہے جس سے دکھ ٹل جاتا ہے اور غم ختم ہو جاتا ہے۔ مولانا بندیالوی صاحب کی مذکورہ تحریر سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صبر کی مکمل نفی ظاہر ہو رہی ہے جو کہ سفید جھوٹ ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تو بہت بڑی صابرہ، زاہدہ اور عابدہ تھیں۔ نیز مولانا بندیالوی صاحب کے مذکورہ سفید جھوٹ کا بیّن ثبوت ان کے اپنے رسالہ حیات النبی کے (ص ۳) سے بھی مل رہا ہے۔ ملاحظہ ہو: ''اپنی وفات سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے سیدہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب بٹھایا اور ان کے کان میں سرگوشی کی کہ میرا آخری وقت قریب ہے تم صبر سے کام لینا۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں دوسرے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ غم نہ کرو، میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھے آکر ملوگی۔ یہ سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا فرط مسرت سے مسکرانے لگیں۔" (بخاری ج ۲ ص ۸۳۲ بحوالہ رسالہ ص ۳)

۲۵۲۔سوال نمبر ۷۲: فرمائیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت (یعنی غم نہ کرنا اور صبر کرنا) پر عمل کیا یا نہیں؟

اگر عمل کیا ہے تو آپ کا مقررانہ جملہ کہ روتی رہیں، دکھ اٹھاتی رہیں اور غم سہتی رہیں غلط ہے اور یقیناً جھوٹ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر افتراء ہے۔ اس کے علاوہ مولانا بندیالوی صاحب کا فرمان کہ غم سہتی رہیں مگر ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سلام کا جواب نہ دیا اس پر صرف اتنی عرض ہے۔

۲۵۳۔سوال نمبر ۷۳: کیا غم سہنا رونا اور دکھ اٹھانا اصطلاح شرع میں سلام ہے کہ اس کا جواب دیا جائے؟

۲۵۴۔سوال نمبر ۷۴: فقہ کی کس کتاب میں ہے کہ غم سہنے میں بھی سلام کا جواب دیا جاتا ہے؟

۲۵۵۔سوال نمبر ۷۵: کسی غم زدہ کو دلاسہ دینے کے لئے (بغیر سلام کئے) اگر سلام کا جواب دے دیا جائے تو کیا جواب دلاسہ ہو جائے گا؟ اصول کیا کہتا ہے؟

۲۵۶۔سوال نمبر ۷۶: اگر شدت غم میں (بغیر سلام کئے) کوئی اشاعتی آکر صرف اتنا کہہ دے کہ بندیالوی صاحب وعلیکم السلام تو کیا اس سے آپ کا غم ہلکا ہو جائے گا؟ آپ کا خیال شریف اس کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اگر آپ مذکورہ تحریر میں غم سہنے والے جملے کے بعد سلام کے حذف کے قائل ہیں یعنی اصل میں آپ کی عبارت یوں تھی۔ سیدہ رضی اللہ عنہا روتی رہیں، دکھ اٹھاتی رہیں، غم سہتی رہیں اور سلام کرتی رہیں مگر ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سلام کا جواب نہ دیا تو اس پر چند سوالات مزید ہیں۔

۲۵۷۔سوال نمبر ۷۷: فرمائیں اس سلام سے کون سا سلام مراد ہے؟ صلوٰۃ وسلام یا وہ سلام جو اس دنیا میں ہم ایک دوسرے کو کرتے ہیں؟

۲۵۸۔سوال نمبر ۷۸: اگر دنیا والا سلام مراد ہے تو فقط سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں بلکہ سب کو واضح معلوم ہو چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا والے جہان سے مکمل رخصت ہو کر دوسرے جہان میں منتقل ہو گئے ہیں تو سوال یہ ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آخر کس کو سلام کرتی رہیں اور کیوں کرتی رہیں؟ جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک قبر منور میں ہے نہ کہ دنیا ظاہر میں۔

۲۵۹۔سوال نمبر ۷۹: نیز اس دوری کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ سلام کا جواب کیسے دیتے؟ اور اگر آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور پر حاضر کے قائل ہیں اور صلوٰۃ وسلام کرنے کے قائل ہیں یعنی اصل میں مذکورہ جملہ آپ کا اس طرح تھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جا کر کہتی رہیں روتی رہیں دکھ اٹھاتی رہیں، غم سہتی رہیں سلام کرتی رہیں مگر ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جواب نہیں دیا تو مذکورہ جملہ پر صرف اتنی عرض ہے کہ:

۲۶۰۔سوال نمبر ۸۰: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک قبر منور میں (معاذ اللہ) بے حس و بے جان پڑا ہے اور صلوٰۃ وسلام نہ سنتے ہیں اور نہ ہی (دور سے) فرشتے پہنچاتے ہیں (بقول آپ کے) تو آخر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر کیوں ہوتی رہیں؟ کیوں روتی رہیں؟ اور کیوں سلام کرتی رہیں؟

۲۶۱۔سوال نمبر ۸۱: کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کا علم نہیں تھا کہ میرے باپ محمد ﷺ تو اپنے مبارک روضہ میں مردہ ہیں اور میرے باپ محمد ﷺ کا جسم مبارک قیامت تک اس قبر منور میں بے حس و بے جان رہے گا؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

مولانا! اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کرتی رہی ہیں تو اس سے حضور ﷺ کی قبر منور میں جسمانی حیات ثابت ہوتی ہے اور اگر سلام نہیں کیا تو فقط غم کا سہنا دکھ اٹھانا اور رونا قطعاً سلام نہیں ہے۔ جب سلام ہی نہیں ہے تو آپ کا لکھنا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی سلام کا جواب نہیں دیا بالکل غلط ہے اور اگر یہی آپ کی علمی پرواز ہے تو یقین جانیں پھر آپ کو سوائے خسارے کے اور کچھ نہ ملے گا۔ کیونکہ اس پرواز میں سوائے حضور ﷺ اور حضور ﷺ کی اہل بیت کی گستاخی کے اور کچھ نہیں ہے۔ نیز آپ کا دعویٰ کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سلام کا جواب حضور ﷺ نے کبھی نہیں دیا۔ اس پر صرف اتنی عرض ہے کہ:

۲۶۲۔سوال نمبر ۸۲: آپ کو الہام ہوا ہے کہ حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سلام کا جواب کبھی نہیں دیا؟ یا یہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے خود فرمایا؟ یا کسی حدیث میں ہے؟ یا کسی محدث یا مفسر نے فرمایا ہے یا مجتہد کا اجتہاد ہے وضاحت کریں کہ آپ کو اس کی اطلاع کیسے ہوئی؟ ورنہ مانیں کہ یہ بھی افتراء ہے اور سفید جھوٹ ہے۔

برادران اہلسنت والجماعت! یقین جانیں مولانا بندیالوی صاحب کا مذکورہ دعویٰ اتنا غلط ہے کہ شاید ہی اس سے بڑا غلط دعویٰ کس کا ہو اور ان کی اس جہالت پر بندہ تو دعا ہی دے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین حق کو سمجھ دے۔ حضور ﷺ تو اس پندرہویں صدی کے ایک عام امتی کے سلام کا جواب دیتے ہیں اپنی لخت جگر، نور نظر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سلام کا جواب کیوں نہ دیں جیسا کہ سنن ابی داؤد اور مسند احمد میں حدیث ہے کہ ''ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام'' اور یہ حدیث بالکل صحیح ہے (جس کا تفصیلی بیان مع حوالہ جات ان شاء اللہ آگے آنے والی قسطوں میں اپنے مقام پر ہوگا)

من گھڑت باتیں بنا کر اکابر کی طرف منسوب کر کے ان کو بدنام کرنا انہی کا شیوہ ہے

اس کے علاوہ مولانا بندیالوی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے کبھی تسلی اور دلاسہ نہیں دیا۔ اس سے ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں بجسدہ زندہ نہیں ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو قبر سے نکل کر سیدہ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیتے۔

۲۶۳۔سوال نمبر ۸۳: سب سے پہلے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایسی کیفیت ثابت کریں کہ بعد از وفات والد مکرم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایسی غم زدہ ہوئی ہوں کہ سوائے ان کے باپ ﷺ کے دلاسہ کے سیدہ رضی اللہ عنہا کا غم ختم نہ ہو سکتا ہو؟ جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ نے دنیا میں ہی اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایسا دلاسہ دیا اور صبر والی ایسی عظیم نعمت اختیار کرنے کو فرمایا کہ بعد از وفات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ دلاسہ اور صبر کی تلقین کی نوبت ہی نہیں آنے دی۔

۲۶۴۔سوال نمبر ۸۴: ہمارے اکابر کی کتب معتبر میں کس کتاب میں ہے کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں بجسدہ اپنے زندہ ہیں کہ امتی یا اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دلاسہ کے لئے اپنی قبر سے باہر نکل کر دنیا میں بھی تشریف لاتے ہیں؟ حوالہ پیش کریں ورنہ اکابر علماء دیوبند کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں۔

۲۶۵۔ سوال نمبر ۸۵: کیا عالم دنیا میں رہنے والا واپس عالم بطون میں جا سکتا ہے؟ کیا کسی نے ایسا تصور کیا؟

۲۶۶۔ سوال نمبر ۸۶: اسی طرح عالم برزخ (قبر) میں رہنے والا واپس عالم دنیا میں آ سکتا ہے؟ اس روئے زمین میں عالم فقیہ نہیں بلکہ ایک عام مسلم اس کے متعلق ایسا خیال کر سکتا ہے؟

۲۶۷۔ سوال نمبر ۸۷: جب نہیں کر سکتا تو آپ نے ہمارے اکابر جو اپنے وقت کے محقق دوران، مدقق زمان، مفسر قرآن اور مبلغ اسلام تھے ان کی عبارت ''ان حیوتہ دنیویۃ برزخیۃ'' کا غلط مطلب لے کر ان کو بدنام کیوں کیا؟ (جب کہ کسی وقت میں یہ سب آپ کے ہاں بھی اہل حق اکابر علماء دیوبند تھے جس کی تفصیلی بیان تخیلات ونظریات کی پہلی قسط (ص ۴۳ تا ص ۴۸) میں موجود ہے)

ناظرین کرام! ہمارے اکابر علماء دیوبند میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضور ﷺ عالم برزخ سے واپس عالم دنیا میں بجسدہٖ آتے ہیں۔ بیٹی کو دلاسہ دیتے ہیں یا حسنین کریمین کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ یاد رکھیں۔ یہ ہمارا قطعاً دعویٰ نہیں ہے کہ قبر مبارک میں حقیقی جسمانی حسی دنیاوی برزخی حیات میں حضور ﷺ کی عالم دنیا میں بھی آمد ورفت جاری ہے۔ البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض اولیاء کرام کی کرامات سے اور اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے اور منکرین حیات النبی ﷺ کے نظریہ باطلہ اور ان کے خیال شریف کی تردید کے لئے اپنے محبوب خاتم النبیین ﷺ کی قبر مبارک کی جسمانی حیات کے بعض آثار وعلامات کبھی کبھی ظاہر فرما دیتے ہیں جو منکرین حیات کے لئے رنج والم اور تمام سنی مسلمانوں کے لئے سرور خوشی اور راحت کا باعث ہوتے ہیں۔ مگر اس سے یہ قطعاً ظاہر نہیں ہوتا کہ حضور ﷺ بنفس نفیس اس دنیا میں تشریف لے آتے ہیں جیسا کہ بندیالوی صاحب کا ہم پر بہتان ہے۔

دلائل کی جنگ ہار کر گالیوں کا سہارا لینا اہل حق کا شیوہ نہیں

عبارت بندیالوی: ''آج لوگ جھوٹے واقعات موضوع احادیث من گھڑت روایات قصے اور کہانیاں بزرگوں سے منسوب عبارتیں کذاب اور دجال راویوں کی بیان کردہ باتیں منبر ومحراب اور کتب کی زینت بنا دیں کوئی کہتا ہے فلاں نے سلام کہا تو روضے سے جواب آیا اور سب لوگوں نے سنا۔ کوئی کہتا ہے فلاں صاحب کو لاتعداد بار جاگتے ہوئے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔'' (رسالہ ص ۵)

برادران اہلسنت والجماعت! مولانا بندیالوی صاحب نے ہمارے اکابر سے منسوب وہ عبارتیں جن میں ہے کہ انہوں نے سلام کیا تو روضہ مبارک سے جواب آیا اور اسی طرح فلاں (یعنی علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کو بے شمار مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت ہوئی وغیرہ ان واقعات کو روایت کرنے والوں کو کذاب اور دجال کہا حالانکہ ان واقعات کو زبدۃ المفسرین علامہ آلوسی حنفی نے (تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۲۵) اور محدث العصر علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے (وفاء الوفاء ج ۲ ص ۳۸۵) میں اور رئیس المفسرین علامہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے (تفسیر کبیر ج ص ۸۸) میں اور محدث کبیر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اور شمس المحققین علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ حنفی دیوبندی نے (فیض الباری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۰۴) میں پیش کیا ہے اور اسی طرح شیخ الحدیث رئیس التبلیغ مولانا محمد زکریا المہاجر المدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت علامہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان میں سے بعض کا تذکرہ کیا ہے۔

ہم مولانا بندیالوی صاحب کو کذاب، دجال، موضوع روایات پیش کرنے والا من گھڑت قصے اور کہانیاں بیان کرنے والا جھوٹا واعظ تو نہیں کہتے بلکہ صرف اتنا کہیں گے کہ یہ گالیاں دینا آپ ہی کو نصیب ہوں۔ ہمیں تو یہ بتائیں کہ:

۲۶۸۔سوال نمبر ۸۸: جن اکابر کا حوالہ ہم نے دیا ہے کیا واقعی آپ کے خیال شریف کے مطابق یہ کذاب ودجال ہیں؟ (معاذ اللہ) اگر نہیں تو براہ کرم پھر آپ اپنے خیال شریف کو درست کر لیں اور اگر کذاب ودجال جیسے عظیم گالیوں سے رجوع نہیں کرتے تو محترم پھر اپنے آپ کو دیوبندی کہلانا چھوڑ دیں۔ کیونکہ دیوبندیوں کے ہاں یہ اکابر اہل حق اور بالواسطہ یا بلاواسطہ اساتذہ کرام ہیں اور کوئی شاگرد اپنے استاد کو کذاب اور دجال نہیں کہتا بالخصوص خیالات کو قائم رکھتے ہوئے۔

خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہماری دلیل ہے

صفحہ ۶ میں مولانا بندیالوی صاحب نے ایک عنوان باندھا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تاریخی خطبہ اس خطبہ میں لکھتے ہیں کہ امام الانبیاء ﷺ کی وفات پر اصحاب پیغمبر از حد مغموم اور پریشان تھے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ ننگی تلوار اٹھا کر کھڑے تھے کہ جو کہے گا کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے ہیں، میں تلوار سے اس کی گردن قلم کردوں گا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں تشریف لے گئے۔ نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس کو بوسہ دیا اور فرمایا "طبت حیا و میتا" آپ ﷺ کی زندگی بھی پاکیزہ اور موت بھی پاکیزہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا جو موت آپ ﷺ کے لئے مقدر تھی وہ آپ ﷺ پر آچکی ہے۔ (رسالہ حیات النبی ﷺ ص ۶)

۲۶۹۔سوال نمبر ۸۹: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی زندگی بھی پاکیزہ تھی اور موت بھی۔ فرمائیں قبر منور والی زمین بھی پاکیزہ ہے یا نہیں؟

۲۷۰۔سوال نمبر ۹۰: اور اگر آپ کے ہاں پاکیزہ ہے تو فرمائیں کہ وہ پاکیزہ زمین جنت کی زمین ہے یا دنیاوی؟ جب کہ حضور ﷺ کے لئے خصوصیت جنت کی زمین میں ظاہر ہوگی نہ کہ دنیوی میں۔ اس لئے کہ حضور ﷺ کی امت کے لئے اللہ نے ساری زمین پاک کردی ہے۔ تدبر! یعنی یا آپ اس خصوصیت کے منکر ہوں یا جنت تسلیم کریں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیش کردہ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔

۲۷۱۔سوال نمبر ۹۱: ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ وہ دوسری موت کون سی ہے جو باقی سب لوگوں پر آتی ہے مگر انبیاء کرام علیہم السلام پر نہیں آتی؟ یعنی وہ دوسری موت برزخی ہے یا اخروی؟

۲۷۲۔سوال نمبر ۹۲: یہ بھی فرمائیں کہ دوسری موت جو باقی امتیوں پر آتی ہے وہ کہاں آتی ہے اور کس کو آتی ہے؟ اصلی جسم کو یا مثالی جسم کو؟

۲۷۳۔سوال نمبر ۹۳: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ فرمائیں یہ فرمان آپ ﷺ کے اصلی جسم کو تھا یا مثالی جسم کو؟

اگر آپ کہیں کہ اصلی جسم کو تھا تو خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ سے واضح معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ کے اصلی حقیقی جسم کو دوسری موت نہیں آئے گی اور باقی لوگوں کے اصلی جسموں کو دوسری موت آتی ہے۔ اب اصلی جسم چونکہ اس زمینی قبر میں رکھا جاتا ہے تو یہ بھی خطبہ صدیق سے معلوم ہو گیا کہ اسی زمینی قبر میں باقی سب لوگوں کو دوسری موت (بعد از

اعادہ روح) آتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اسی زمینی قبر میں دوسری موت نہیں آتی تو ماسوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے باقی جملہ امتیوں کے لئے قبر میں اعادہ روح کے ذریعے زندہ ہونا اور پھر اسی زمینی قبر میں دوسری موت کا آنا اور انبیاء کرام علیہم السلام کا اسی زمینی قبر میں اور آخرت میں دوسری موت کا نہ آنا۔

یہ خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اہل علم حضرات کے لئے مکمل واضح معلوم ہو چکا ہے اور چونکہ موت سے قبل حیات کا وجود ضروری ہے تو زمینی قبر میں امتیوں کو کم از کم ایک دفعہ حیات ضرور ملتی ہے اور یہ اقرار ضروری ہے ورنہ خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ کے بعض حصے کا انکار لازم آتا ہے اور ساتھ ساتھ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بہت سی صحیح احادیث مبارکہ کا بھی انکار لازم آتا ہے، جس میں اعادہ روح کا صراحت سے ذکر ہے۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اصلی حقیقی جسموں کی طرف ان کی ارواح مقدسہ کا اعادہ ہوتا ہے یا نہیں؟ تو اس کے متعلق ہم خطبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لئے گئے چند عقلی ونقلی دلائل پیش کرتے ہیں تاکہ سنی مسلمانوں کے سامنے مسئلہ حق واضح ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مماتیوں کی دلیل ہے یا سنی دیوبندی مسلمانوں کی۔ ملاحظہ ہوں:

خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عقلی دلائل

۲۷۴۔ سوال نمبر ۹۴: آپ نے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ بطور دلیل کے پیش کیا ہے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی جسمانی حسی حیات کی نفی ثابت ہوتی ہے؟ اگر ہوتی ہے تو کیسے اور کس طرح؟ اس کی شرح مع دلیل پیش کریں؟

۲۷۵۔ سوال نمبر ۹۵: کیا اس خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کا ذکر تک ہے؟ کہ جس کی حیات کی نفی آپ کو مقصود ہے۔

۲۷۶۔ سوال نمبر ۹۶: اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص سو گیا ہے تو کیا اس سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ شخص اسی جہان میں سویا رہے گا جاگے گا نہیں؟

۲۷۷۔ سوال نمبر ۹۷: اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے۔ (جیسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان محمداً مات) تو کیا اس جملہ سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہی شخص اب دوسرے جہان میں بلکہ قیامت تک مردہ ہی رہے گا؟ (جو کہ آپ کا مدعا ہے) قربان جائیں آپ کی دلیل پر۔ سبحان اللہ!

۲۷۸۔ سوال نمبر ۹۸: نیز فرمائیں امتیوں کے حق میں آپ قبر میں اعادہ روح اور نکیرین کے سوالات کے قائل ہیں یا نہیں؟ اور دوسری موت کے ایقاع کے قائل ہیں یا نہ؟

۲۷۹۔ سوال نمبر ۹۹: اگر آپ قبر میں اعادہ روح کے قائل ہیں تو روح کا اپنے جسم میں لوٹ آنا تو بہت بڑی نعمت خداوندی ہے (کہ روح کا جس جسم سے ایک طویل عرصہ تک گہرا تعلق تھا وہی خصوصی تعلق قبر میں دوبارہ قائم کر دیا گیا اور پھر اسی جسم میں اللہ نے دوبارہ حیات قائم کر دی) تو فرمائیں کہ کیا انبیاء کرام علیہم السلام بھی اس عظیم نعمت خداوندی سے فیض یاب ہوتے ہیں یا نہیں؟

۲۸۰۔ سوال نمبر ۱۰۰: اگر نہیں تو فرمائیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اس نعمت سے کیوں محروم کیا گیا؟ (جب کہ امتیوں کو یہ نعمت ملتی ہے جیسا کہ بخاری ومسلم کی صحیح احادیث اور خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے)

۲۸۱۔سوال نمبر ۱۰۱: نیز اگر آپ امتیوں کے حق میں ان کی قبروں میں اعادہ روح کے قائل ہیں تو اس صورت میں دوسرا سوال یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو اعلان خداوندی ہے "اللہ یتوفی الانفس" کہ اللہ تعالیٰ بوقت موت امساک کر لیتا ہے یعنی روح کو مکمل روک لیتا ہے چھوڑتا نہیں تو فرمائیں کہ کیا یہی امساک دوسرے عالم (یعنی قبر) میں رہتا ہے یا نہیں؟ یعنی قبر میں امساک والا قاعدہ چلتا ہے یا ارسال والا؟

۲۸۲۔سوال نمبر ۱۰۲: اگر آپ ارسال کے قائل ہیں تو قبر میں امساک کے نہ ہونے کی اور ارسال کے ہونے کی کیا دلیل ہے؟ یاد رہے دلیل میں خبر واحد معتبر نہیں۔ خبر مشہور کا اعتبار ہوگا۔

۲۸۳۔سوال نمبر ۱۰۳: اور اگر آپ قبر میں امساک کے قائل ہیں تو پھر اعادہ روح کیسے ہوگا، کس پر ہوگا اور کہاں ہوگا؟

۲۸۴۔سوال نمبر ۱۰۴: نیز دوسری موت کا وقوع بغیر اعادہ روح کے کیسے ممکن ہے؟ (جب کہ خطبہ صدیقؓ سے امتیوں کی دوسری موت کا ثبوت ظاہر ہے)

۲۸۵۔سوال نمبر ۱۰۵: منکر نکیر کے سوالات ہوتے ہیں یا نہیں؟

۲۸۶۔سوال نمبر ۱۰۶: اگر ہوتے ہیں تو فرمائیں کہ نکیرین کے سوالات کہاں ہوتے ہیں؟ کیسے ہوتے ہیں؟ کس سے ہوتے ہیں؟ اور کیوں ہوتے ہیں؟ (جب کہ فقط روح تو پاک ہے) جواب مع دلیل شرعی ہوں۔

الغرض: اگر جدید فرقہ اشاعتی والے قبر میں اعادہ روح کے قائل ہوں تو ان کا برزخ کے متعلق امساک والا جعلی من گھڑت اصول خود بخود ختم ہوتا ہے اور اعادہ روح کے ثمت ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ کی جسمانی دائمی حیات (خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ کی روشنی میں) بطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے اور اگر قبر میں بھی امساک والے اصول کو بحال رکھیں تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تاریخی خطبہ کا رد اور قبر میں اعادہ روح کے متعلق اور نکیرین کے سوالات کے متعلق وارد ہونے والی جملہ صحیح احادیث کا انکار لازم آتا ہے اور اگر اکابر علماء دیوبند کی تحقیقات کو قبول کر لیں تو قرآن وحدیث اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں سے کسی ایک کا بھی انکار لازم نہیں آتا۔ تدبر!

خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نقلی دلائل

ناظرین! ابھی تک ہم نے انبیاء علیہم السلام کی زمینی قبروں میں جسمانی حقیقی حسی حیات کے متعلق خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ کی روشنی میں چند عقلی دلائل سوالات کی شکل میں پیش کئے ہیں کہ جن کے جوابات سے ان شاء اللہ مسلک حق سورج کی روشنی سے بھی زیادہ واضح روشن نظر آئے گا اور اگر پھر بھی کسی کے ذہن سے ضد وعناد کا پردہ نہ اٹھے تو چند نقلی دلائل بھی اسی خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ کی روشنی میں پیش کر دیتے ہیں تا کہ بچارے یتیم العقل متشددین حضرات کے تخیلات وتوہمات ونظریات کا جنازہ خود بخود نکل جائے۔

(۱) شمس الفقہاء علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ شارح صحیح بخاری سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ خطبہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اراد بالموتتين الموت فی الدنیا والموت فی القبر وھما موتتان الواقعتان لکل احد غیر الانبیاء فانھم لایموتون فی قبورھم بل ھم احیاء ومذھب اھل السنۃ والجماعۃ ان فی القبر حیوۃ وموتا فلابد من ذوق الموتتين لکل احد غیر الانبیاء" (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۰۰)

ترجمہ: دو موتوں سے مراد ایک اس دنیا کی موت اور دوسری قبر کی موت ہے اور یہ دونوں موتیں تعلیمات اسلام میں معروف ہیں اور اس لئے معرفہ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں موتیں انبیاء کے سوا باقی ہر ایک انسان کو پیش آتی ہیں۔ انبیاء کو اپنی قبر میں پھر دوسری موت نہیں آتی بلکہ وہ وہاں (یعنی قبر میں) زندہ رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی عام لوگوں پر (سوال وجواب کے بعد) پھر قبر میں ورود موت ہوتا ہے اس کے بعد انہیں زندگی قیامت کو ملتی ہے۔ اہلسنت والجماعت کا مذہب یہی ہے کہ ماسوائے انبیاء کے باقی سب کے لئے قبر میں موت وحیات دونوں ہیں۔ پس ہر کسی نے دونوں موتوں کا ذائقہ چکھنا ہے۔ (بحوالہ مقام حیات ص ۵۹۰)

(۲) شیخ الاسلام علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری اسی خطبہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ: احسن ترین جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قبر شریف میں پھر ایسی حیات دائمہ حاصل ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کبھی ورود موت نہ ہوگا۔ (فتح الباری ج ۷ ص ۲۲، بحوالہ مقام حیات ص ۵۹۱)

ناظرین! حافظ دنیا علامہ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور میں حیات دائمہ کا قول اس لئے پیش کیا ہے کہ خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری موت قطعاً نہیں آئے گی اور یہ مسلمہ ہے اور اسی طرح قبر میں اعادہ روح کے ذریعہ جسمانی حیات کا ہونا اور حساب وکتاب کے بعد مومن کو کامیابی کی خوشخبری دینا اور کافر کے لئے عذاب قبر کا واقعہ ہونا بھی تمام سنی مسلمانوں کے ہاں مسلمہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو تو قبر میں اعادہ روح کے ذریعہ جنت کی اور مکمل کامیابی اور سرخروئی کی خوشخبری ملے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عظیم خوشخبری اور جسمانی راحت وسکون سے محروم رکھا جائے۔ یہ بعید از قیاس ہے جس کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بالخصوص اور دیگر حضرات بالعموم تصور بھی نہیں کر سکتے تو لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قبر منور میں اعادہ روح کے بعد جسمانی راحت وسکون کے لئے اس عظیم بشارت سے نوازا گیا ہے اور جب اس بشارت کے لئے حیات ملی تو یہی حیات خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دائمہ ہو گئی اور اسی حیات دائمہ کو حضرت قطب الاقطاب علامہ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ (مسئلہ در علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں ثابت کیا ہے جسے شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے تسلیم کرتے ہوئے اپنی کتاب جواہر التوحید میں شائع کرنے کی اجازت دی ہے۔ ملاحظہ ہو:

”ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی وھذا مخصوص بمن بعد عن حضرۃ مرقدہ المنوّر ومضجعہ المطھر وفیہ اشارۃ الی حیاتہ الدائمۃ وفرحہ ببلوغنی سلام امتہ“ (جواہر التوحید ص ۳۶۱، افادات شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی)

عبارت بندیالوی: ”سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور تاریخی خطبہ دیتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) جو شخص تم میں سے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے وہ سن لے کہ محمد کریم پر تو موت آ چکی ہے۔“

(رسالہ حیات النبی ص ۶)

۲۸۷۔ سوال نمبر ۱۰۷: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس موت کا اقرار کیا ہے فرمائیں آپ اس موت سے کون سی موت مراد لیتے ہیں؟ دنیا والے جہان کی یا برزخی جہان کی یا دنیوی وبرزخی دونوں جہان کی؟ حوالہ پیش کریں؟

ناظرین! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ارشاد میں فیصلہ کردیا کہ حضور ﷺ کی ذات عالی عبادت کے لائق نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ پر موت آچکی ہے اور وہ موت دنیوی ہے نہ کہ برزخی اور جسے موت آئے اس کی عبادت نہیں کی جاتی (اور یہی ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ پر موت آئی) اب اس موت کے بعد فوراً جو حیات کے قائل ہو تو وہ محض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق قطعاً مشرک نہیں ہے اور ہم اہلسنت والجماعۃ تو دوسرے عالم (یعنی عالم برزخ) میں حیات کے قائل ہیں تو ہم تو بطریق اولیٰ مشرک نہ ہوئے۔ اب جو حضور نبی کریم ﷺ کی برزخی حقیقی، حسی، جسمانی، دنیوی جیسی حیات کے قائل کو مشرک کہے۔ اس کا یہ فتویٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے آج تک حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تاریخی خطبہ کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ اس خشک وتر تشریح کے بعد ملاحظہ ہوں۔ مزید چند سوالات:

۲۸۸۔ سوال نمبر ۱۰۸: کیا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے فیصلے میں یہ بھی فرمایا ہے کہ عقیدہ توحید کے اثبات کے لئے دنیاوی موت کے ساتھ ساتھ برزخی موت کا اقرار بھی ضروری ہے ورنہ مشرک؟ جواب مع حوالہ پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

۲۸۹۔ سوال نمبر ۱۰۹: اگر سوال نمبر ۱۰۸ کا صحیح جواب پیش نہیں کرسکتے (اور یقیناً پیش نہیں کرسکیں گے) تو اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ انصاف کریں اور فرمائیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد مماتیوں کے دعویٰ (یعنی قائلین حیات مشرک اور برزخی روحانی حیات ہے نہ کہ جسمانی) کو ثابت کررہا ہے یا ہمارے دعویٰ (یعنی حضور ﷺ پر دنیا کی موت آئی نہ کہ برزخ کی) کو ثابت کررہا ہے؟

عبارت بندیالوی: "پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دعویٰ کو قرآن کی آیات سے ثابت کیا۔" (رسالہ ص ۶)

۲۹۰۔ سوال نمبر ۱۱۰: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کیا دعویٰ تھا؟ فقط دنیوی موت کا یا دنیوی برزخی دونوں جہانوں کی موت کا؟ جواب مع حوالہ معتبرہ دیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تاریخی خطبہ پیش کرنے والوں کو چیلنج

ہمارا چیلنج ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دعویٰ وہ قطعاً نہیں تھا جو مماتیوں کا ہے (یعنی عالم دنیا کی جو موت آئی اور روح مبارک کا جسم مبارک سے تعلق منقطع ہوا تو یہی انقطاع قیامت تک رہے گا اور حضور ﷺ کا جسم مبارک روضہ پاک میں بے حس وبے جان رہے گا اور روضہ مبارک کے قریب جو صلوٰۃ وسلام پڑھے اس درود وسلام کو حضور ﷺ نہیں سنتے) معاذ اللہ! مذکورہ مسئلہ کے متعلق مولانا بندیالوی صاحب جب چاہیں جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں ہم سے مناظرہ کرلیں۔ ہم تیار ہیں مگر شرط یہ ہے کہ مناظرہ کا فیصلہ کرنے والے دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم ہوں گے۔ (نوٹ: حضرت کو پاکستان ہم بلائیں گے آپ فکر نہ کریں)

انک میت مماتیوں کی قطعاً دلیل نہیں ہے ۱۵ سوالات

عبارت بندیالوی: "قرآن نے بہت پہلے اطلاع دے دی تھی۔ انک میت وانھم میتون میرے پیغمبر آپ ﷺ بھی مرنے والے ہیں اور آپ ﷺ کے یہ مخالفین بھی مرنے والے ہیں۔" (رسالہ ص ۶)

۲۹۱۔ سوال نمبر ۱۱۱: کس مفسر نے ایسا ترجمہ کیا ہے؟ (جب کہ میرا دعویٰ ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ کا اس طرح ترجمہ نہیں ہے)

۲۹۲۔ سوال نمبر ۱۱۲: کیا مذکورہ آیت کریمہ آپ کی دلیل بنتی ہے؟ اگر بنتی ہے تو کیسے اور کس طرح؟ وضاحت کریں۔ (جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ آیت مبارکہ آپ کی دلیل قطعاً نہیں بن سکتی۔ اس میں تو فقط دنیوی موت کی خبر ہے نہ کہ دوسرے جہان میں یعنی قبر مبارک میں موت کی، جو کہ آپ کا مقصود ہے)

۲۹۳۔ سوال نمبر ۱۱۳: کیا میت سے یہ مراد ہے کہ قیامت تک حضور ﷺ میت ہی رہیں گے۔ (معاذ اللہ) کسی مفسر نے ایسا لکھ کر مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر ہے؟ مفسر کا نام، کتاب کا نام مع جلد مع صفحہ پیش کریں۔

۲۹۴۔ سوال نمبر ۱۱۴: کیا خلفائے راشدین مہدیین رضی اللہ عنہم (چار یار) میں سے کسی خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ نے اپنے ارشادات میں یہ فرمایا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ سے عالم دنیا اور عالم برزخ (قبر) دونوں جہانوں کی موت مراد ہے؟ پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

۲۹۵۔ سوال نمبر ۱۱۵: کیا تابعین کرام کے مبارک دور سے ۱۳۷۵ھ تک کے تمام سنی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مفسر قرآن یا محدث یا ولی یا فقیہ یا مؤرخ عالم دین میں سے کسی نے صراحت سے یہ کہا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ سے عالم دنیا اور عالم برزخ (قبر) دونوں جہانوں کی موت مراد ہے اور قیامت تک قبر مبارک میں حضور ﷺ کے روح مبارک کا جسم مبارک سے ہر قسم کا تعلق منقطع رہے گا؟ پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

۲۹۶۔ سوال نمبر ۱۱۶: کیا حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی، قطب الاقطاب حضرت گنگوہی، ابوحنیفہ ثانی، حضرت کشمیری، حضرت شیخ الہند، حضرت تھانوی، حضرت مدنی، حضرت دہلوی، حضرت سہارن پوری، حضرت بنوری، حضرت لاہوری، حضرت عثمانی، حضرت سندھی، رئیس التبلیغ حضرت الیاس تبلیغی، خطیب بے بدل حضرت امیر شریعت بخاری، ثانی انور شاہ حضرت مفتی محمد شفیع سرگودھوی، حضرت حافظ الحدیث والقرآن حضرت درخواستی اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ﷭ میں سے کسی نے یہ لکھا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ سے قبر منور کی موت بھی مراد ہے اور قیامت تک حضور ﷺ کا جسم مبارک بے حس و بے جان رہے گا اور روضہ مبارک کے قریب پڑھا جانے والا درود وسلام حضور ﷺ نہیں سنتے؟ ایسی تحریر پیش کریں اور انعام حاصل کریں۔

۲۹۷۔ سوال نمبر ۱۱۷: (آپ ﷺ بھی مرنے والے ہیں) یہ ترجمہ انک میت کا ہے یا انک تموت کا؟

۲۹۸۔ سوال نمبر ۱۱۸: اسم میں دوام ہوتا ہے یا فعل میں؟ (جب کہ سابقہ اقسام میں میت اسم ہے اور تموت فعل)

۲۹۹۔ سوال نمبر ۱۱۹: انک میت کا ترجمہ کا میرے پیغمبر آپ ﷺ بھی..... الخ! کیا اللہ نے اسی طرح خطاب کر کے موت کی خبر دی ہے؟

۳۰۰۔ سوال نمبر ۱۲۰: (اور آپ ﷺ کے یہ مخالفین بھی) کیا یہ وانھم کا ترجمہ ہے؟ کس مفسر نے ایسا ترجمہ کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

۳۰۱۔ سوال نمبر ۱۲۱: یہ مسلمہ ہے کل نفس ذائقة الموت کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور اس پر بھی اہل علم کا اجماع ہے کہ موت کا معنی ہے روح کا تعلق جسم سے ختم ہو جائے مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی موت کو دیگر لوگوں کی موت سے جدا علیحدہ ذکر کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟

۴۰۲۔ سوال نمبر ۱۲۲: کیا حضور ﷺ کی موت اور امتی کی موت میں کوئی فرق ہے؟
۴۰۳۔ سوال نمبر ۱۲۳: اگر فرق ہے تو برائے کرم اس فرق کو صراحت سے پیش کریں؟
۴۰۴۔ سوال نمبر ۱۲۴: اگر فرق نہیں تو سوال یہ ہے کہ جیسے اللہ نے کل نفس الایۃ میں ایک ضابطہ کو بیان کیا ہے (جس میں سب شامل ہیں) یہاں بھی اللہ نے اسی طرح بیان کیوں نہیں کیا؟ حضور ﷺ کی موت کو جدا کیوں کیا؟
۴۰۵۔ سوال نمبر ۱۲۵: اور اگر آپ یہ کہیں کہ اللہ ظاہر یہ کرنا چاہتا ہے کہ میرے محبوب خاتم الانبیاء ﷺ کی موت سب سے اعلیٰ ہے تو سوال یہ ہے کہ جب موت اعلیٰ ہے اور اعلیٰ علیین میں مقام بھی اعلیٰ ہے اور مکان بھی اعلیٰ ہے اور برزخ والا جہان بھی اعلیٰ ہے تو قبر مبارک والی زمین اعلیٰ کیوں نہیں؟ (وہ تو آپ کے ہاں مشرکوں کے قبرستان والی جگہ ہے (معاذ اللہ) تفصیل پہلی قسط (ص ۴۷) میں ملاحظہ ہو۔ حنفی) اور قبر مبارک میں اصلی پیارا حقیقی جسم مبارک مثالی، نقلی جسم سے اعلیٰ کیوں نہیں؟ اور ریاض الجنۃ میں جسم مبارک مردہ (معاذ اللہ) رکھ کر اس جنت کو اعلیٰ کیوں نہیں کیا؟

مولانا بندیالوی صاحب! یقین کرلیں مذکورہ آیت کریمہ آپ کی دلیل قطعاً نہیں بن سکتی اور نہ ہی آپ کا دعویٰ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس شرعی سے ثابت ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین!

خاتمہ

قائد علمائے سرگودھا، یادگار اسلاف، مجاہد ختم نبوت، اسیر ناموس صحابہ ﷺ، ترجمان مسلک علمائے دیوبند، حضرت مولانا الحاج علامہ حافظ محمد اکرم صاحب طوفانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

جملہ تعریفیں اور اوصاف صرف اور صرف اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو آخری نبی بنا کر مبعوث کیا اور اس علان کے ساتھ کہ آج کے دن تمہارا دین مکمل ہو چکا ہے اور میری تمام نعمتوں کا اتمام ہو چکا ہے۔ یہ اہتمام بھی فرما دیا کہ کوئی مومن اپنا ایمان محفوظ نہ رکھ سکے گا۔ جب تک نبی کی جان کو اپنی جان سے بہتر (اولیٰ) نہ سمجھے گا۔ اللہ نے گارنٹی دے دی کہ ایمان والوں کا اپنی جان پر اپنا حق اس قدر نہیں ہے۔ جس قدر نبی کا حق ہے۔ ایمان کی نشانی ہی نبی ﷺ کو اولیٰ سمجھنا ہے تو پھر جب بھی نبی ﷺ کی ناموس، عزت و وقار اور حیات کا مسئلہ آئے گا، ایمان والا اس (کی مخالفت) کو برداشت نہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا مصداق یہاں سرگودھا میں مرکزی جامع مسجد بلاک ۱ کے خطیب مولانا مفتی صاحبزادہ عبدالمعید صاحب کو بنایا کہ وہ حضور ﷺ کی ذات اور حیات پر کسی بھی نا ہنجار کا معمولی سا وار بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اور اکابرین علمائے دیوبند کی سنت کو زندہ رکھتے ہوئے۔ علامہ عطاء اللہ بندیالوی کے تخیلات باطلہ پر ایسے بم چلائے جس کا جواب اب تک بندیالوی صاحب نہ دے سکے۔ پہلے دو بم اس کے منحوس خیالات پر گرائے جا چکے ہیں۔ اب تیسرا بم کا نشانہ اس کے بقیہ خیالات فاسدہ ہیں جن کا جواب بھی وہ نہ دے سکے گا۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو عافیت عطا فرمائے تاکہ اس مادی دور میں جب کوئی نا ہنجار حضور ﷺ کی عزت اور ناموس پر بدنما داغ اور حیات طیبہ پر بدنما دھبے لگا کر اپنے منہ پر تھوکنے کی کوشش کرے تو مفتی صاحب اکابرین کی سنت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے کا شرعی استحقاق استعمال کرتے رہیں۔

فقط: حافظ محمد اکرم طوفانی